

مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ

علماء اور شریعت کی افضلیت پر

اہل معرفت کا کلام

تالیف

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ

ترجمہ عربی عبادات

حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمن، ہری پور ہزارہ

تخریج و تصحیح

مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، مولانا غلام حسن

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کانڈی بازار، بیٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام

مرتب : امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

ترجمہ عربی عبارات : مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمن، ہری پور ہزارہ

تخریج و تصحیح : مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ / ستمبر ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کانڈی بازار، بیٹھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری نیہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔



## پیش لفظ

بعض نام نہاد صوفی جو لوگوں کو طریقت کے نام پر شریعت سے دور کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں جنہیں اپنی پیری مریدی کی دکان چکانے کی فکر دامن گیر رہتی ہے، خود علم سے بے بہرہ اور دوسروں کو علم دینے سے باز کی سعی میں رہتے ہیں اور کئی جگہ تو یوں لگتا ہے کہ پیری مریدی وراثت ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا اگرچہ جاہل مطلق ہو، بے عمل فاسق و فاجر ہو پھر ایسے پیروں کو دیکھو تو فرائض، واجبات، سنن و مستحبات پر عمل نام کی کوئی چیز اُن میں نظر نہیں آتی، اگر شرع مطہرہ کے احکام اُن کو سنائے جائیں تو شریعت و طریقت میں فرق بیان کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔

شریعت اصل ہے جو تمام احکام و جملہ علوم الہیہ کو جامع ہے جس میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے، اسی لئے باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر پیش کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو مقبول و رنہ مردود۔

پھر جو لوگ ایسے دین کے چوروں سے ارادت و عقیدت رکھتے ہیں وہ بھی پرلے درجے کے نادان ہوتے ہیں کہ اُن گمراہ گن لوگوں کے آلودہ دامن کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، انہیں حدیث شریف سناؤ یہاں تک کہ قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ سنا دو تو قرآن و حدیث کے مقابلے میں اپنے پیر کی بات کو ہی ترجیح دیں گے، اور شرع اور اہل شرع پر طعن کرنے لگ جائیں گے۔

اس لئے عوام المسلمین کو اپنے فریب کاروں سے بچانے کے لئے اور وہ جو خود فریبی میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح کی غرض سے ”جمعیت اشاعت اہلسنت“ کے شعبہ نشر و اشاعت کمیٹی کے اراکین نے فیصلہ کیا کہ اس ماہ امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس موضوع پر مفید رسالہ ”مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَ غُلَمَاءِ“<sup>☆</sup> شائع کیا جائے تاکہ

شریعت اور طریقت کی راہیں الگ الگ بتانے والوں کی راہیں مسدود ہو جائیں اور اُن کو رجوع الی الحق کی توفیق ہو۔

ادارہ اس رسالہ کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے 185 ویں نمبر پر شائع کر رہا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد عطاء اللہ نعیمی

(خادم دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت، پاکستان)



### الجواب:

الحمد لله الذي أنزل الشريعة وجعلها للوصول إليه هي الذريعة لمن ابتغى إليه طريقاً دونها فقد خاب وهوى وضلّ وغوى وأفضل الصلوة وأكمل السلام على أكرم الرسل وأفضل داعٍ إلى سبيل السلام الذي شريعته هي الطريقة بعين الحقيقة فيها الوصول إلى العليّ الأكبر ومن خالفها فسيصل ولكن إلى أين إلى سقر وعلى اله وأصحابه وعلمائه وأحزابه وارثي علمه وحاملو آدابه آمين يارب العلمين. اللهم لك الحمد ربّ إني أعوذ بك ربّ أن يحضروا.

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ بنالیا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف والے کا کوئی اور راستہ ہو تو وہ ناکام ہو اور خواہش نفس، گمراہی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے اکرم رسول پر افضل صلوٰۃ واکمل سلام ہو جو سب سے بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین حقیقت ہے اُسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ پہنچے گا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک و صحابہ و علماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یا رب العالمین، یا اللہ! حمد تیرے ہی لئے، میرے رب! میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے رب! ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

زید کا قول حق و صحیح اور عمرو کا زعم باطل قبیح و الحاد صریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجمل بحث کریں کہ ان شاء اللہ اکرمیٰ مسلمانوں کو مفید

**مسئلہ:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و وارثانِ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف ”الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ“ (علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ت) میں علمائے شریعت و طریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع جو شریعت و طریقت ہیں وہ وراثت کے رتبہ اعظم و اکمل و درجہ اتم و اکمل پر فائز ہیں، اور عمرو کا بیان ہے۔

۱۔ شریعت نام ہے چند فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و چند مسائل حلال و حرام کا، جیسے صورت وضو نماز وغیرہ۔

۲۔ اور طریقت نام ہے وصول الی اللہ تعالیٰ کا۔

۳۔ اس میں حقیقت نماز وغیرہ مُتَشَفَّع ہوتی ہے۔

۴۔ یہ بحرِ مایہ پیدا کنار و دریا ہے زخار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

۵۔ وراثت انبیاء کا یہی وصول الی اللہ مقصود و منشاء اور یہی شان رسالت و نبوت کا مقتضی خاص اسی کے لئے وہ مبعوث ہوئے۔

۶۔ بھائیو! علمائے صوری و فشری کسی طرح اس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

۷۔ نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

۸۔ ان کے دامِ تزدیر سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔

۹۔ منزل اصلی طریقت کے سید راہ ہوئے ہیں۔

۱۰۔ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی و اولیائے ربانی نے اپنی

اپنی تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا ہے الی آخر الہدیانات، التماس یہ کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح اور اس مسئلہ کی کیا تنقیح ہے، اگر عمرو غلطی پر ہے تو اس پر کوئی شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا ابطال اولیاء کے اقوال ہدایت مال سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بیّنوا بالتفصیل التام

توجروا یومَ الْقِیَامِ (پوری تفصیل بیان کرو اور روزِ قیامت آجہ پاؤ۔ ت)



و ما فتح اور شیطانوں کی قالح و قاصع ہو و باللہ التوفیق۔

(۱) عمر و کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے محض اندھا پین ہے، شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف ما متناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے و لہذا ہا جماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ہیں ورنہ مردود و مخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط و مدار ہے، شریعت ہی محک و معیار ہے، شریعت ”راہ“ کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات و استقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۱) ہم کو محمد ﷺ کی راہ چلا اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ عبد اللہ بن عباس و امام ابو عالیہ و امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صاحبہاء۔ رواہ عن ابن عباس الحاکم (۲) فی ”صحیحہ“ و عن ابی العالیۃ من طریق عاصم الاحول عنہ عبد بن حمید و انباء جریج و ابی حاتم و عدی و عساکر و فیہ فذکرنا ذلک للحسن فقال صدق ابو العالیۃ و تصح (۳) صراط مستقیم محمد ﷺ اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو عالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریر و ابی

۱۔ القرآن الکریم ۹/۱

۲۔ المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، شرح الصراط المستقیم، دار الفکر بیروت ۲۵۹/۲

۳۔ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم، تفسیر سورة الفاتحة مکتبۃ نزل مصطفیٰ البز، ریاض ۳۰/۱

حاتم و عدی اور عساکر کے بیٹوں نے، اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابو عالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت) یہی وہ راہ ہے جس کا منہا اللہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:

﴿إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (۴)

”یشک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے، یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بد دین گمراہ ہے۔“ قرآن عظیم نے فرمایا:

﴿وَأَن هَلْمَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (۵)

(شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے فرماتا ہے) ”اور اے محبوب! تم فرما دو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پر ہیز گاری کرو۔“

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دور پڑے گا۔

۲۔ عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا، محض بخون و جہالت ہے، ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقہ طریقت ”راہ“ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو شہادت قرآن مجید خدا تک نہ پہنچائے گی۔ بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل و مردود فرما چکا۔ لاجرم ضرور رہا کہ طریقت ہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے جدا ہونا محال و ناممکن ہے جو اُسے شریعت سے جدا

۴۔ القرآن الکریم ۵۶/۱۱

۵۔ القرآن الکریم ۱۵۳/۶



جانتا ہے اسے راہِ خدا سے توڑ کر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقتِ حق راہِ ابلیس نہیں قطعاً راہِ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعتِ مطہرہ ہی کا کلڑا ہے۔

۳۔ طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباعِ شرع بڑے بڑے کشف راہیوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اُسی مارِ حجیم و عذابِ الیم تک پہنچاتے ہیں۔

۴۔ شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اُس مجنون پکے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ کسی سے سُن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کسی گھر سے آتی، شریعتِ منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہو جائے فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں نہیں منبع سے اُس کا تعلق ٹوٹے ہی یہ دریا فوراً فنا ہو جائیگا، بوند تو بوند نم کا بھی نام نظر نہ آئے گا۔ نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مَر جھائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹے ہی یہ تمام دریا و البحر المسجور ہو کر شعلہ فشاں آگ ہو جاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سو جھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں، وہ تو:

﴿نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَفْنَادِ﴾ (۶)

”اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے۔“

اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہو گئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آ رہا ہے

دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پر دے نے لاکھوں کو ہلاک کیا، پھر دریا منبع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزرا کہ نفع لینے والوں کو اس وقت منبع کی حاجت نہیں مگر حاشا یہاں منبع سے تعلق نہ بھی توڑیے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہو جائے جب بھی ہر آن منبع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دارالالتباس کی دادیوں میں لہریں لے رہا ہے، یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی بہتا ہے۔

﴿هَذَا غُلْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْعُ أُجَاجٍ﴾ (۷)

ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری، وہ دریا ئے شور کیا ہے شیطان ملعون کے دوسو سے دھوکے۔ تو دریا ئے شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی لہر پر اس کی رنگت مزے نو کو اصل منبع کے لونِ طعمِ ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اسی منبع سے آئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بدبو کھاری دھار دھوکا دے رہی ہے، سخت وقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اُتر جاتا ہے رنگت بُو کچھ یاد نہیں رہتی اور ساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی منبع سے مجدا ہوا اور اُسے گلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی۔ ابلیس کا کھاری بدبو رنگ موت غٹ غٹ چڑھانا اور گمان کرنا ہے کہ دریا ئے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہذا شریعتِ منبع و دریا کی مثال سے بھی نہایت معنوی ہے ”وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى“، شریعتِ مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائقِ اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرمانا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت ہے تو حقیقت میں وہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے، ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آنا اور اُس سے کہتا ہے:

”أَطْفَى الْمِصْبَاحَ فَقَدْ أَشْرَقَ الْأَصْبَاحُ“



چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہو گئی۔

اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہو گیا، ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے، احمق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے۔

اہلے کوروز روشن شمع کا فوری نہد

(بیوقوف روشن دن کا فوری شمع رکھتا ہے۔ ت)

ہدایت الہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لاجول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ اوعذو اللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے، اسی فانوس کا تو نور ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ دعا باز خائب و خاسر پھر تا ہے اور بندہ ”نُورٌ عَلٰی نُورٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ“ (۸) (نور پر نور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ت) کی حمایت میں نور حقیقی تک پہنچتا ہے اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ ہاں تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت رہی، ادھر فانوس بجھا اور معاند ہیرا گھپ کہ ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا:

﴿ظَلَمْتُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدُهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ﴾ (۹)

”ایک پر ایک اندھیریاں ہیں، اپنا ہاتھ نکالے تو نہ سوجھے اور جسے خدا

نور نہ دے اس کے لئے نور کہاں۔“

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے فریب میں آ کر اس الہی فانوس کو بجھا بیٹھے، کاش یہی ہوتا کہ اُس کے بچھنے سے جو عالمگیر اندھیراں کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دھاڑے جو پٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید تو بہ کرتے فانوس کا مالک نہ امت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر انہیں روشنی دیتا، مگر تم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاہدہ اپنی سازشی شی

جلا کر ان کے ہاتھ میں دے دی، یہ اُسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقتہً مار ہے، یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہے، ایک چراغ ہے ہمارا تو آفتاب کو لئے جا رہا ہے، وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے، اور خبر نہیں کہ وہ حقیقتہً نور ہے اور یہ دھوکے کی ٹٹی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا کہ!

با کہ بانحہ عشق در شب و دیور

(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی۔ ت)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے، اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر بار یک اس قدر ہادی کی زیادہ حاجت، لہذا حدیث میں آیا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

الْمُتَعَبِدُ بِغَيْرِ فِقْهِ كَالْحِمَارِ فِي الطَّاخُونِ، رواه ابو نعیم فی

الحلیۃ (۱۰) عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ چکلی کھینچنے والا

گدھا کہ مشقت جھیلے اور نفع کچھ نہیں (اسے ابو نعیم نے ”حلیہ“ میں

واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

امیر المؤمنین مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

قَصَمَ ظَهْرِي اثْنَانِ جَهْلٌ مَتَنَسِكٌ وَعَالَمٌ مُتَهَيِّكٌ۔

دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں) جاہل،

عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔

اے عزیز! شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد دنیا داور عمل چٹائی، پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں کہ اُس بنیاد پر ہوا میں چٹنے گئے۔ اور جب تعمیر اوپر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار جتنی اونچی ہوگی نیو کی زیادہ محتاج ہوگی اور نہ صرف نیو کی بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے، اگر دیوار نیچے سے خالی کر دی جائے اوپر سے بھی گر پڑے گی۔ احمق وہ جس پر



شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چٹائی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جدا کر لی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ ﴿فَإِنَّهَا رَبِّهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (۱۱) اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی، وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

فَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱۲)

ایک فقیہ، شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں ٹکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے ﴿وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾ (۱۳) اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

۵۔ عمر و کا طریقت کو غیر شریعت جان کر حصر کر دینا کہ یہی مقصود ہے انبیاء صرف اس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں، صراحۃً شریعت مطہرہ کو معاذ اللہ معطل و مہمل و لغو باطل کر دینا ہے اور یہ صریح کفر و ارتداد و زندقہ و الحاد موجب لعنت و ابعاد ہے، ہاں یہ کہتا تو حق تھا کہ اصل مقصود و وصول الی اللہ ہے، مگر حیف اس پر جو اپنی جہالت شدیدہ سے نجانے یا جانے اور عناد و شریعت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ ﷺ ہے و بس۔ ہم اوپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھا ہے تو حاشا و خدا تک پہنچائے بلکہ وہ

۱۱۔ القرآن الکریم ۱۱۰/۹

۱۲۔ جامع الترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادۃ، امین کمپنی دہلی

۹۳/۲ و ابن ماجہ عن ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۳۔ سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، بیچ ایم سعید کمپنی

کراچی، ص ۲۰

مصدود اور اس کا چلنے والا مردود اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اس کی تہمت ملعون و مطرود۔ کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا و کلاً۔

۶۔ جب حضور اقدس ﷺ نے عمر بھرا سی کی طرف بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا خادم اس کا حامی اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا، ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مستحب حلال حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ ﷺ سے ہے یا ان کے غیر سے، اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے، پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہو تو اور کس کا ہوگا۔ علم اُن کا ترکہ اُن کا، پھر اس کا پانے والا اُن کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی۔ اگر کہے کہ یہ علم تو ضرور اُن کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہذا وارث نہ ٹھہرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے، یوں تو عالم میں کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا، اور ارشاد اقدس ”إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ“ معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا، کہ اُن کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا، اور اگر بفرض غلط شریعت و طریقت دو جہدار ہیں بنیں اور قطرہ دریا کی نسبت جانیں، جس طرح یہ جاہل بکتا ہے، جب بھی علمائے شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہوگا، کیا ترکہ مورث سے تھوڑا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا، جسے ملا ان کے علم میں سے تھوڑا ہی ملا ﴿وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (۱۴) اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کر لیں تو انصافاً حدیث اُن مسخرگانِ شیطان پر اُلٹی پڑے گی یعنی علمائے ظاہری و ارثانِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ٹھہر پنگے اور علمائے باطن عیاذ باللہ اس سے محروم، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، اُن کے علوم نبوت یہ ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں اور علوم ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم ہوتے ہیں تو علمائے باطن کہ علوم ولایت کے وارث ہوئے وارثانِ اولیاء ٹھہرے نہ کہ وارثانِ انبیاء، وارثانِ انبیاء یہی علمائے ظاہر رہے



جنہوں نے علوم نبوت پائے، مگر یہ اس جاہل کی اشد جہالت ہے، حاشا نہ شریعت و طریقت دو راہیں نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہو سکتے ہیں۔ علامہ مناوی ”شرح جامع صغیر“ پھر عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی ”حدیقہ ندیہ“ میں فرماتے ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

عِلْمُ الْبَاطِنِ لَا يُعْرِفُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَ عِلْمَ الظَّاهِرِ۔

علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وَمَا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلِيًّا جَاهِلًا

اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔

یعنی بنانا چاہا تو پہلے اُسے علم دے دیا اُس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا ثمرہ و نتیجہ ہے کیونکر پاسکتا ہے، حق سبحانہ و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں:

علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء، علم احکام۔

ان میں ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہوگا سب سے مشکل علم ذات کیونکر پاسکے گا، اور قرآن شریف انہیں مطلقاً وارث بتا رہا ہے، حتیٰ کہ ان کے بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہ اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارث نبی نہیں نائب الیمس ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہاں رب عز وجل نے تمام علماء شریعت کو کہاں وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے عمل کو بھی، ہاں وہ ہم سے پوچھئے، مولیٰ عز وجل فرماتا ہے:

﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبْدِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذْنِ اللَّهِ

ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ﴾ (۱۵)

”پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی

اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا

بھلائیوں میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا فضل ہے۔“

دیکھو بے عمل کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انہیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور زوارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گناہ، احادیث میں آیا رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

سَابِقُنَا سَابِقٌ وَمُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَظَالِمُنَا مَغْفُورٌ لَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ مُحَمَّدٍ الرَّؤُفِ الرَّحِيمِ عَلَيْهِ وَعَلَى الْإِلَهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ

التَّسْلِيمِ رَوَاهُ الْعَقِيلِيُّ وَابْنُ لَالٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ أَبِي

الْبَعْثِ “وَالْبَغَوِيُّ فِي “الْمَعَالِمِ” (۱۶) عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

عُمَرَ، وَابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَرْدَوَيْهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ النُّجَّارِ عَنْ

أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ سبقت لے ہی گیا اور جو متوسط حال کا ہوا

وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے

(والحمد للہ رب محمد الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

اسے عقیلی، ابن لال، ابن مردویہ اور بیہقی نے ”بعث“ میں اور بغوی نے

”معالم“ میں امیر المؤمنین عمر سے اور بیہقی اور ابن مردویہ نے ابن عمر

سے اور ابن نجار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔)

عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ ﷺ اور تمہیں روشنی دے ورنہ

شمع ہے کہ خود جلے مگر تمہیں نفع دے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَثَلُ الْإِنْسَانِ يَعْلَمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ مَثَلُ الْقَتِيلَةِ تَضِيءُ

لِلنَّاسِ وَتُحَرِّقُ نَفْسَهَا، رَوَاهُ الْبُزَارُ (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ

الطَّبْرَانِيُّ عَنْ جَنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ وَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ

۱۶۔ معالم التنزیل، تحت آية ۳۵/۳، مصطفی البابی، مصر، ۳۰۲/۵

۱۷۔ الترغیب والترہیب بحوالہ الطبرانی و البزار، مصطفی البابی، مصر، ۱۲۶/۱ و ۱۲۷/۳ و ۲۳۵/۳



الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند حسن  
اس شخص کی مثال جو لوگوں کی خیر کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا  
ہے اس قتیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے، اس کو  
بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت  
جندب بن عبد اللہ ازدی اور حضرت ابو یزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے  
بسند حسن روایت کیا ہے۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ وَاحْتَشَى مِنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَكَانَتْ هُنَاكَ غَرِيزَةٌ كَانَ خَلِيفَةً مِنْ خُلَفَاءِ الْأَنْبِيَاءِ. رواه  
الإمام الرافعي في "تاريخه" (١٨) عن أبي أمامة رضي الله عنه  
جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں جی بھر کے  
حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم  
الصلوة والسلام کے نائبوں سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی  
تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر  
فرمائیں، قرآن وحدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھنا ہو۔ خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی  
کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔

(۷) جب قرآن مجید نے سب وارثان کتاب کو اپنے چمے ہوئے بندے فرمایا، تو وہ  
قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:  
﴿وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ  
تَدْرُسُونَ﴾ (۱۹)

”ربانی ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس لئے کہ تم  
پڑھتے ہو“۔  
اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ  
أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتَحْفَظُوا مِنْ  
كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ﴾ (۲۰)

”بے شک ہم نے اناری توریت اس میں ہدایت ونور ہے اس سے  
ہمارے فرمانبردار نبی اور ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے  
یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے اور وہ اس سے خبردار تھے“۔

ان آیات میں اللہ عزوجل نے ربانی ہونے کی وجہ اور ربانیوں کی صفات اس قدر  
بیان فرمائی کہ کتاب پڑھنا پڑھانا اس کے احکام سے خبردار ہونا اس کی نگہداشت رکھنا اس کے  
ساتھ حکم کرنا، ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربانی ہیں۔  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

رَبَّانِيَيْنَ: فَفَهَاءُ مُعَلِّمِينَ. رواه ابن أبي حاتم (٢١) عن سعيد  
بن جبیر

ربانی کے معنی ہیں فقیہ مدرس (اسے ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے  
روایت کیا۔ ت)

نیز وہ اور ان کے تلامذہ امام مجاہد اور امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

رَبَّانِيَيْنَ: علماء فقهاء. رواه عن ابن عباس ابن جريرة و ابن  
أبي حاتم و عن مجاهد ابن جرير و عن ابن جبیر



الدارمی (۲۲) فی "سننہ"

ربانی عالم فقیہ کو کہتے ہیں۔ (اسے ابن عباس ابن جریر و ابن ابی حاتم سے

اور مجاہد، ابن جریر و ابن جریر و دارمی کی "سنن" میں روایت کیا گیا۔ ت)

(۸) جب کہ اللہ عز وجل علمائے شریعت کو اپنا چنا ہوا بندہ کہتا، رسول اللہ ﷺ انہیں اپنا وارث، اپنا خلیفہ، انبیاء کا جانشین بتاتے ہیں تو انہیں شیطان نہ کہے گا مگر ابلیس یا اس کی ذریت کا کوئی منافق خبیث، یہ میں نہیں کہتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَحْفُ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ بَيْنَ الْبَغَايِ ذُو الشُّبَّةِ فِي  
الْإِسْلَامِ وَ ذُو الْعِلْمِ وَ إِمَامٌ مُقْسِطٌ. رواه أبو الشيخ في  
"التوبيخ" عن جابر و الطبرانی (۲۳) فی "الكبير" عن أبي  
أمامة رضي الله تعالى عنهما بسند حسن الترمذی فی غیر

هذا الحديث

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، منافق بھی کون سا گھلا  
منافق، ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھاپا آیا، دوسرا عالم  
دین، تیسرا بادشاہ مسلمان عادل۔ (اس کو ابو الشیخ نے "توبیخ" میں جابر  
اور طبرانی نے "کبیر" میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي عَلَى النَّاسِ إِلَّا وَلَدٌ بَغِيٌّ، وَإِلَّا مَنْ فِيهِ عَرَقٌ مِنْهُ. رواه

۲۲۔ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیت ۷۹/۳، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ریاض،  
۶۹۱/۲۔ جامع البیان (تفسیر ابن جریر) بحوالہ مجاہد و ابن عباس، المطبعة الميمنية  
مصر، الجزء الثاني، ص ۲۱۲۔ سنن الدارمی، باب فضل العلم و العالم، حدیث ۳۲۷،  
نشر السنة، ملتان، ۸۱/۱

۲۳۔ المعجم الكبير، عن أبي امامة، حدیث: ۷۸۱۸، المكتبة الفيصلية، بيروت، ۲۳۸/۸۔  
کنز العمال، بحوالہ ابی الشیخ فی "التوبیخ"، حدیث: ۴۳۸۱۱، مؤسسة الرسالة  
بيروت، ۳۲/۱۶

الطبرانی فی "الكبير" (۲۴) عن أبي موسى الأشعري رضي

الله تعالى عنه

لوکوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو

(اسے طبرانی نے "کبیر" میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کیا۔ ت)

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے  
بلکہ حدیث میں لفظ ماس فرمایا اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجت الاسلام محمد غزالی  
قدس سرہ العالی "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں: سئل ابن المبارک من الناس فقال:  
الْعُلَمَاءُ (۲۵) یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث و فقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا  
کہ "ناس" یعنی آدمی کون ہے؟ فرمایا: علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں: "جو عالم نہ ہو امام ابن  
المبارک نے اسے آدمی نہ کنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے، انسان  
اس سبب سے انسان ہے، نہ جسم کے باعث کہ اُس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ  
اُس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جھگڑے کے سبب کہ ہاتھی کا جھڑا اُس سے بڑا ہے، نہ بہادری  
کے باعث کہ شیر اُس سے زیادہ بہادر ہے، نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اُس سے بڑا  
ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اُس سے زیادہ جفتی کی قوت  
رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اسی سے اس کا شرف ہے۔ ابھی (۲۶)

(۹) بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سید راہ نہیں بلکہ وہی  
اُس کے فتح باب اور وہی اُس کے نگاہبان راہ ہیں، ہاں وہ طریقت جسے بندگان شیطان  
۲۴۔ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی، کتاب الخلافة باب فی عمال السوء الخ، دار الکتاب،  
بيروت، ۲۳۳/۵، ۲۵۸/۶۔ کنز العمال بحوالہ طب، حدیث: ۱۳۰۹۳، مؤسسة  
الرسالة بيروت، ۳۳۳/۵

۲۵۔ احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الأول، مطبعة المشهد الحسيني، قاهره، ۷/۱

۲۶۔ احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الأول، مطبعة المشهد الحسيني، قاهره، ۷/۱



طریقت نام رکھیں اور اُسے علم شریعت محمد رسول اللہ ﷺ سے جدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سید راہ ہیں، علماء کیا خود اللہ عز وجل نے اُس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مگرد و فرمایا، اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں اُسے چکی کھینچنے والا گدھا فرمایا، تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔

(۱۰) عمر و کا اپنی خرافاتِ شیطانیہ تو بین شریعت و سب و شتم علمائے شریعت علمائے مقامی و اولیائے ربانی کی طرف نسبت کرنا اُس کا محض کذبِ مبہین و افتراءِ لعین ہے، اُس کی خواہش کے مطابق ہم صرف اولیاء کرام قدست اسرار ہم کے ارشادات عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعت مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اُس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اُس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار و مدار و معیار ہے، غرض جو بیانات ہم نے کئے اُن سب کا ثبوت دانی اور عمر و کے دعاوی و خرافاتِ ملعونہ کا رد کافی، وباللہ التوفیق

**قول ۱:** حضور پر نور سید الافراد قطب الارشاد و غوثِ عالم قطبِ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تَزِي لَغَيْرِ رَبِّكَ وَجُودًا مَعَ لُزُومِ الْحَمْدِ وَحِفْظِ الْأَمْرِ  
وَالنَّوَاهِي فَإِنْ انْخَرَمَ فَبِكَ شَيْءٍ مِنَ الْحَمْدِ فَاعْلَمْ إِنَّكَ  
مَفْتُونٌ قَدْ لَعِبَ بِكَ الشَّيْطَانُ فَارْجِعْ إِلَى حَكَمِ الشَّرْعِ  
وَالْزِمَهُ وَدَعْ عَنْكَ الْهَوَى لَأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ لَهَا  
الشَّرِيعَةُ فَهِيَ بَاطِلَةٌ (۲۷)

غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اُس کے ساتھ ہو تو اُس کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جدا نہ ہو، اور اُس کے ہر امر و نہی کی حفاظت کرے اگر خدا و شریعت سے کسی حد میں خلل آیا تو جان لے کہ توفیقہ میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ

آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت تقدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔

سعادت مند کے لئے حضور پر نور سید الاولیاء غوث العرفاء رضی اللہ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرما دیا ہے، واللہ الحمد۔

**قول ۲:** حضور پر نور غوث الثقلین غیاث الکوین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا وَجَدْتُ فِي قَلْبِكَ بُغْضَ شَخْصٍ أَوْ حُبَّهُ فَأَعْرِضْ أَفْعَالَهُ  
عَلَى الْكُتُبِ وَالسُّنَنِ فَإِنْ كَانَتْ مَحْبُوبَةً فِيهِمَا فَأَحْبِبْهُ وَإِنْ  
كَانَتْ مَكْرُوهَةً فَامْكُرْهُ لثَلَا تَحِبُّهُ بَهْوَاك وَتَبْغِضُهُ بَهْوَاك  
قَالَ اللَّهُ: "وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ" (۲۸)

جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اُس کے کاموں کو قرآن و حدیث پر پیش، اگر اُن میں پسندیدہ ہوں تو اُس سے محبت رکھ اور اگر نا پسند ہوں تو کراہت، تا کہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خدا کی راہ سے۔"

**قول ۳:** حضور پر نور غوث الانوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الْوِلَايَةُ ظِلُّ النَّبُوَّةِ وَالنُّبُوَّةُ ظِلُّ الْإِلَهِيَّةِ وَكَرَامَةُ الْوَلِيِّ اسْتِقَامَةُ  
فِعْلٍ عَلَى قَانُونِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۹)

ولایت پر تو نبوت ہے اور نبوت پر تو الوہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اُس کا فعل نبی ﷺ کے قول کے قانون پر ٹھیک اُترے۔

**قول ۴:** حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:



الشرع حکم محقق سیف سطرۃ قہرہ من خالفہ وناوہ  
واعتصمت بحبل حمایتہ وثیقات عری الإسلام وعلیہ مدار  
أمر الدارين وبأسبابہ انیطت منازل الکونین (۳۰)  
شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف و مقابل کو مٹا دیتی  
ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے  
ہیں، دو جہاں کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے اور اُس کی ڈوریوں سے  
دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

**قول ۵:** حضور پر نور سیدنا باز اشہب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشريعة المظهرة المحمدية ثمرة شجرة الملة الإسلامية،  
شمس أضائت بنورها ظلمة الكونین، اتباع شرعه يعطي  
سعادة الدارين احذر أن تخرج من دائرته، إياك أن تفارق  
إجماع أهلہ (۳۱)

شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درخت و سن اسلام کا پھل ہے  
شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا  
اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشی ہے خبردار اس کے  
دائرہ سے باہر نہ جانا خبردار اہل شریعت کی جماعت سے مجدا نہ ہونا۔

**قول ۶:** حضور پر نور سیدنا اولیاء قطب الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أقرب الطرق إلى الله تعالى لزوم قانون العبودية و  
الاستمساك بعروة الشريعة (۳۲)  
اللہ عز وجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو

۳۰۔ بہجة الأسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی، مصر، ص ۴۰

۳۱۔ بہجة الأسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی، مصر، ص ۴۹

۳۲۔ بہجة الأسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی، مصر، ص ۵۰

لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

**قول ۷:** حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ ﷺ غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:

تفقه ثم اعتزل من عبد الله بغير علم كان ما يفسده أكثر مما  
يصلحه خذ معك مصباح شرع ربك (۳۳)  
فقہ حاصل کر اُس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خدا کی عبادت  
کرے وہ جتنا سنوارے گا اُس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ  
شریعت الہیہ کی شمع لے لے۔

**قول ۸:** حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیر حضرت

سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی:

جعلك الله صاحب حديث صوفياً و لا جعلك صوفياً  
صاحب حديث (۳۴)

اللہ تعالیٰ تمہیں حدیث داں کر کے صوفی بنائے اور حدیث داں ہونے  
سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

**قول ۹:** امام حجة الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اس دعائے حضرت سیدی سری

سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح فرماتے ہیں:

أشار إلى من حصل الحديث و العلم ثم تصوف أفلح و من  
تصوف قبل العلم خاطر بنفسه (۳۵)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس سے  
پہلے حدیث و علم حاصل کر کے تصوف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور

۳۳۔ بہجة الأسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی، مصر، ص ۵۳

۳۴۔ إحياء العلوم، کتاب العلم، الباب الثاني، مطبعة المشهد الحسيني، قاهرہ، ۲۲/۱

۳۵۔ إحياء العلوم، کتاب العلم، الباب الثاني، مطبعة المشهد الحسيني، قاهرہ، ۲۲/۱



جس نے علم حاصل کرنے کے سے پہلے صوفی بنا چاہا اُس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

**قول ۱۰:** حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ:

إن التكليف كانت وسيلة إلى الوصول وقد وصلنا  
یعنی احکام شریعت تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت ہے۔

فرمایا:

صدقوا في الوصول ولكن إلى سقروا الذي يسرق ويزني  
خبر ممن يعتقد ذلك ولو أني بقيت ألف عام ما نقصت من  
أورادی شيئاً إلا بعدد شرعي (۳۶)  
سچ کہتے ہیں کہ واصل ضرور ہوئے، کہاں تک، جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر لئے ہیں، بے عذر شرعی اُن میں سے کچھ کم نہ کروں۔

**قول ۱۱:** حضرت سیدی ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارکہ میں حضرت سیدی ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

من لم يحفظ القرآن و لم يكتب الحديث لا يقتدى به من  
هنا الأمر لأن علمنا هنا مقيد بالكتاب و السنة (۳۷)  
جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں، دربارہ طریقت اس کی اقتداء نہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم

۳۶۔ البواقیت و الجواهر، المبحث السادس و العشرون، مصطفى البابی، مصر، ۱۵۱/۱

۳۷۔ الرسالة القشيرية، ذکر آبی القاسم الجنید بن محمد، مصطفى البابی، مصر، ص ۲۰

طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔  
نیز فرمایا:

الطريق كلها مسدودة على الخلق إلا على من اقتفى أثر  
الرسول عليه الصلوة و السلام (۳۸)  
خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ ﷺ کے نشان قدم کی پیروی کرے۔

۲۔ خلاف پیہر کے راہ گزید کہ ہرگز بخول نخواہد رسید  
”جس نے پیہر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا۔“

**قول ۱۲:** حضرت سیدنا ابویزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ سے فرمایا: چلو اُس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے وہ شخص مرجع ماس و مشہور بہ زہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا، حضرت ابویزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا:

هنا رجل غير مأمون على أدب من ادب رسول الله ﷺ  
فكيف يكون مأموناً على ما يدعيه (۳۹)  
یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، جس چیز کا ادا رکھتا ہے اُس پر کیا امین ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

هنا رجل غير مأمون على أدب من ادب الشريعة فكيف  
يكون أميناً على أسرار الحق (۴۰)  
یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، اسرار الہیہ پر کیونکر امین

۳۸۔ الرسالة القشيرية، ذکر آبی القاسم الجنید بن محمد، مصطفى البابی، مصر، ص ۲۰

۳۹۔ الرسالة القشيرية، ذکر آبی یزید البسطامی، مصطفى البابی، مصر، ص ۱۵

۴۰۔ الرسالة القشيرية، باب الولاية، مصطفى البابی، مصر، ص ۲۰



ہوگا۔

**قول ۱۳:** نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لو نظرتم إلى رجل أعطى من الكرامات حتى يرتقى (و فی نسخة یتربع) فی الهواء فلا تغتروا به حتی تنظروا کیف تجدونه عند الأمر والنهی و حفظ الحدود و آداب الشریعة (۴۱)  
اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا ہو کہ ہوا پر چارزا نو بیٹھ سکے تو اُس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض، واجب و مکروہ و حرام و محافظتِ حدود و آدابِ شریعت میں اس کا حال کیسا ہے؟

**قول ۱۴:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنون مصری سڑی سقطی رضی اللہ عنہما کے اصحاب اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

کل باطن یخالفہ ظاہر فهو باطل (۴۲)

جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ باطن نہیں باطل ہے۔

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:

لأنه وسوسة شیطانية و زخرفة نفسانية حيث خالف الظاهر (۴۳)

اس لئے کہ جب اُس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیطانی وسوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔

**قول ۱۵:** حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت سڑی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من صحح باطنه بالمراقبة و الإخلاص زين الله ظاهره

۴۱۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو يزيد البسطامي، مصطفى الباني، مصر، ص ۱۵

۴۲۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو سعيد خراز، مصطفى الباني، مصر، ص ۲۴

۴۳۔ الحديقة الندية، الباب الاول، الفصل الثاني، مكتبة نوريه رضويه، فيصل آباد، ۱/۱۸۶

بالمجاهدة و اتباع السنة (۴۴)

جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کر لے گا، لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ

اُس کے ظاہر کو مجاہدہ و پیرویِ سنت سے آراستہ فرما دے۔

ظاہر ہے کہ انتقائے لازم کو انتقائے ملزوم و لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیورِ شرع

سے آراستہ نہیں وہ باطن میں اللہ عز و جل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

**قول ۱۶:** حضرت سیدنا ابو عثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اُجلہ اکابر اولیاء

معاصرین حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، وقتِ انتقال اپنے صاحبزادہ ابو بکر

رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا:

خلاف السنة يا بُني في الظاهر علامة رياء في الباطن (۴۵)

اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنت کا خلاف اُس کی علامت ہے کہ باطن

میں ریا کاری ہے۔

**قول ۱۷:** نیز حضرت سعید بن اسماعیل حیری ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الصحة مع رسول الله ﷺ باتباع السنة و لزوم ظاهر العلم (۴۶)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زندگی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پیروی

کرے اور علم ظاہر کو لازم پکڑے۔

**قول ۱۸:** حضرت سید ابو الحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید

الطائفہ ریحانہ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے ہیں فرماتے ہیں:

من عمل عملاً بلا اتباع سنة رسول الله ﷺ فباطل عمله (۴۷)

جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباعِ سنتِ رسول اللہ ﷺ کرے وہ عمل باطل ہے۔

۴۴۔ الرسالة القشيرية ذكر حارث محاسبی، مصطفى الباني، مصر، ص ۱۳

۴۵۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الحيري، مصطفى الباني، مصر، ص ۲۱

۴۶۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الحيري، مصطفى الباني، مصر، ص ۲۱

۴۷۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو الحسين احمد بن الحواري، مصطفى الباني، مصر، ص ۱۸



**قول ۱۹:** حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ غرقا و معاصرین حضرت سڑی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من لم یزن أفعاله و أحواله فی کلّ وقت بالکتاب و السُّنة و لم یتهم خواطره فلا تعدّه فی دیوان الرجال (۴۸)

جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن و حدیث کی میزان میں نہ تولے اور اپنے واردات قلب پر اعتماد کر لے اُسے مردوں کے دفتر میں نہ گن۔

راوی کم وزن لاف مردی وزن

**قول ۲۰:** حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سڑی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

مَنْ رَأَيْتَهُ يَدْعِي مَعَ اللَّهِ حَالَهُ تَخْرُجُهُ عَنْ حِمْدِ الْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ فَلَا تَقْرَبْنِ مِنْهُ (۴۹)

تو جسے دیکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال کا ادا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔

**قول ۲۱:** حضرت سیدی ابو العباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں، فرماتے ہیں:

من ألزم نفسه آداب الشريعة نور الله تعالى قلبه بنور المعرفة و لا مقام اشرف من مقام متابعة الحبيب ﷺ في أوامره و أفعاله و أخلاقه (۵۰)

جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور

۴۸۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو حفص عمر الحداد، مصطفى البابی، مصر، ص ۱۸

۴۹۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو الحسين احمد نوري، مصطفى البابی، مصر، ص ۲۱

۵۰۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو العباس احمد بن محمد الآدمي، مصطفى البابی، مصر، ص ۲۵

معرفت سے روشن کر دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معکم نہیں کہ نبی ﷺ کے احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پیروی کی جائے۔

**قول ۲۲:** حضرت سیدنا ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ چشتیہ ہشتیہ فرماتے ہیں:

ادب المرید حفظ آداب الشرع علی نفسه (۵۱)

مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنے نفس پر محافظت کرے۔

**قول ۲۳:** حضرت سیدنا سڑی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف اسم لثلاث معان و هو الذی لا یطغی نور معرفته نور ورعه و لا یتکلم بباطن فی علم ینقضه ظاهر الكتب او السُّنة و لا تحملہ الکرامات علی هتک استار محارم الله تعالى (۵۲)

تصوف تین وصفوں کا نام ہے ایک یہ کہ اس کا نور معرفت اس کے نور ورع کو نہ بجھائے، دوسرے یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر سنت کے خلاف ہو، تیسرے یہ کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دری پر نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔

**قول ۲۴:** حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ربما یقع فی قلبی النکته من نکت القوم ایاما فلا اقبل منه الا بشاهدين عدلين الكتاب و السنة (۵۳)

بارہا میرے دل میں تصوف کو کوئی نکتہ مدتوں آتا ہے جب تک قرآن و

۵۱۔ الرسالة القشيرية، ذكر ممشاد الدینوری، مصطفى البابی، مصر، ص ۲۷

۵۲۔ الرسالة القشيرية ذكر ابو الحسن عن سري بن المغلس السقطي، مصطفى البابی، مصر، ص ۱۱

۵۳۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو سليمان عبد الرحمن بن عطية الداراني، مصطفى البابی، مصر، ص ۱۵



حدیث دو گواہ عادل اس کی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔  
دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

ربما ينكت الحقيقة في قلبي اربعين يوماً فلا آذن لها ان  
تدخل في قلبي الا بشاهدين من الكتاب و السنة (۵۴)  
بارہا کوئی نکتہ حقیقت میرے دل میں چالیس چالیس دن کھٹکتا رہتا ہے،  
جب تک کتاب و سنت کے دو گواہ اس کے ساتھ نہ ہوں اپنے دل میں  
داخل ہونے کا اسے اذن نہیں دیتا۔

**قول ۲۵:** حضرت عالی منزلت امام طریقت سیدنا ابوعلی رودباری بغدادی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کہ اجلہ خلفائے حضرت سیدنا الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت  
عارف باللہ سیدنا استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علم  
طریقت کسی کو نہ تھا، اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزا میر سنتا ہے اور کہتا  
ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے  
اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، فرمایا:

نعم وقد وصل ولكن الى سقر (۵۵)

ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

**قول ۲۶:** حضرت سیدی ابو عبد الجبلہ محمد بن خفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف تصفية القلوب و ذكر اوصافها لي ان قال و اتباع  
النبي ﷺ في الشريعة (۵۶)

تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی ﷺ کی

۵۴۔ نفحات الانس، ذکر ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیہ الدارانی، انتشارات کتابفروشی  
محمودی تہران، ایران، ص ۴۰

۵۵۔ الرسالة القشيرية، ابو علی احمد بن محمد رودباری، مصطفی البابی، مصر، ص ۲۸

۵۶۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ذکر ابی عبداللہ بن محمد الضبی، مصطفی البابی، مصر، ۱/۱۲۱

پیروی ہو۔

**قول ۲۷:** امام اجل باللہ ابو بکر محمد ابراہیم بخاری کلابازی قدس سرہ نے کتاب  
العرف لمذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا: لو لا التعرف لما عرف  
التصوف (کتاب تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت  
سیدنا الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے، ان میں ختم  
اس پر فرمایا کہ:

و اتباع الرسول ﷺ في الشريعة (۵۷)

شریعت میں رسول اللہ ﷺ کا اتباع۔

**قول ۲۸:** حضرت سیدی ابو القاسم نصر ابا ذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سیدنا ابو بکر  
شبلی و حضرت سیدنا ابوعلی رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:

التصوف ملازمة الكتاب و السنة الخ (۵۸)

تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم پکڑے رہے۔

**قول ۲۹:** حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید  
الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا اعرف شيئاً افضل من العلم بالله و باحكامه فان الاعمال

لا تزكو الا بالعلم و من لا علم عنده فليس له عمل و بالعلم

عرف الله و اطيع و لا يكره العلم الا منقوص (۵۹)

میں کوئی چیز معرفت الہی و علم احکام الہی سے بہتر نہیں جانتا، اعمال بے علم

۵۷۔ التعرف لمذہب التصوف

۵۸۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ذکر ابی القاسم ابراہیم بن محمد النصر ابا ذی، مصطفی  
البابی، مصر، ۱/۱۲۳

۵۹۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ذکر سید جعفر بن محمد خواص، مصطفی البابی،  
مصر، ۱/۱۱۸، ۱۱۹



کے پاس نہیں ہوتے، بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم ہی سے اللہ کی معرفت و معرفتِ اطاعت ہوئی، علم کو وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔

**قول ۳۰:** حضرت سید داؤد و کبیر مازلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالم جلیل حضرت سید محمد وفا شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو مرشد ہیں، فرماتے ہیں:

قلوب علماء الظاهر و سائط بین عالم الصفاء و مظاهر  
الاكدار رحمة بالعامّة الذین لم یصلوا الی ادراك المعانی  
الغیبیة و الادراكات الحقیقة (۶۰)

علماء ظاہر کے دل عالم صفا و مظہر تکدر کے اندر واسطہ ہیں ان عام خلایق پر رحمت کے لئے کہ معانی غیب و علوم حقیقت تک جن کی رسائی نہ ہو۔

یہ صراحت وراثت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ خالق و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلایق پر رحمت کے لئے بارگاہ غیب و حقیقت تک جن کی رسائی نہیں۔

**قول ۳۱:** حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں:

قوم من المفتونین لبسوا لبسة الصوفیة لیتنسبوا بها الی  
الصوفیة و ما هم من الصوفیة بشئ بل هم فی غرور غلط  
یزعمون ان ضمايرهم خلصت الی الله تعالیٰ و یقولون هذا  
هو الظفر بالمراد و الارتسام بمراسم الشریعة رتبة العوام و  
هنا هو عین الالحاد و الزندقة و الابعاد فكل حقیقة ردتها  
الشریعة فھی زندقة (۶۱)

۶۰۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ: ۲۸۹، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱۹۰/۱

۶۱۔ عوارف المعارف، الباب التاسع فی ذکر من الصوفیة الخ، مطبوعة المشهد الحسینی،

قاہرہ، ص ۷۱، ۷۲

یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں ہے جکتے ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ خاص الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے

بہتر ہے۔ (۶۲)

**قول ۳۲:** نیز حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلام الہدی و

عقیدہ ارباب القلے میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں:

و من ظہر له و علی یدہ من المخترقات و هو علی غیر  
الالتزام باحکام الشریعة نعتقد انه زندق و ان الذی ظہر له  
مکر و استدراج (۶۳)

ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر و استدراج ہے۔

**قول ۳۳:** حضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں:

فرقة ادعت المعرفة و الوصول و لا يعرف (احدهم) هذه  
الامور الا بالاسامی و یظن ان ذلک اعلىٰ من علم الاولین

۶۲۔ عوارف المعارف، الباب التاسع فی ذکر من الصوفیة الخ، مطبوعة المشهد الحسینی،

قاہرہ، ص ۷۱، ۷۲

۶۳۔ نفحات الانس بحوالہ اعلام الہدی، از انتشارات کتاب فروش محدودی، تہران،

ایران، ص ۲۶



و الآخرین فينظر الي الفقهاء و المفسرين و المحدثين بعين  
الازراو يستحقرون بذلك جميع العباد و العلماء و يدعى  
لنفسه انه الواصل الي الحق و هو عند الله من الفجار و  
المنافقين اه (ملخصاً) (٦٤)

مختصر ایک گروہ معرفت و وصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت و وصول  
کا نام ہی نام جانتا ہے، اور گمان کرتا ہے کہ یہ سب اگلے پچھلوں کے علم  
سے اعلیٰ ہے تو وہ فقیہوں، مفسروں، محدثوں سب کو حقارت کی نگاہ سے  
دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حقیر جانتا ہے، اپنے اصل بخدا  
ہونے کا ادا کرتا ہے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک فاجروں اور منافقوں  
میں سے ہے۔ اھ

**قول ۳۴:** حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین محمد بن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات

مکیہ میں فرماتے ہیں:

ایاک ان ترمی میزان الشرع من یدک فی العلم الرسمي  
بل بادر الي العمل بكل ما حکم به و ان فہمت منه خلاف ما  
یفہمہ الناس مما یجول بینک و بین امضاء ظاہر الحکم بہ  
فلا تعول علیہ فانہ مکر الہی بصورت علم الہی من حیث لا  
تشرع (٦٥)

خبردار علم ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو  
کچھ اس کا حکم ہے فوراً اس پر عمل کر، اور اگر عام علماء کے خلاف تیری سمجھ  
میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے

۶۴۔ احیاء العلوم، کتاب ذم الغرور بیان اصناف المغترین الخ، الصنف الثالث، المشهد

الحسینی، قاہرہ، ۴/۴۰۵

۶۵۔ الیواقیت و الحواہر، الفصل الرابع، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱/۲۶

روکنا چاہے تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الہی کی صورت میں ایک مکر ہے  
جس کی تجھے خبر نہیں۔

**قول ۳۵:** نیز حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں

فرماتے ہیں:

اعلم ان میزان الشرع الموضوع فی الارض ہی ما بایدی  
العلماء من الشریعة فمہما خرج ولی عن میزان الشرع  
المذکورہ مع وجود عقل التکلیف و جب الانکار علیہ (٦٦)  
یقین جان کر میزان شرع جو اللہ عز و جل نے زمین میں مقرر فرمائی ہے  
وہ یہی ہے جو علماء شریعت کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی اس  
میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل کا مدار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو  
اس پر انکار واجب ہے۔

**قول ۳۶:** نیز حضرت بحر الحقائق مدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان موازن الولیاء المکملین لا تخطی الشریعة ابدا  
فہم محفوظون من مخالفة الشریعة الخ (٦٧)  
یقین جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت  
سے خطا نہیں کرتیں وہ مخالف شرع سے محفوظ ہیں۔

**قول ۳۷:** نیز حضرت خاتم الولاۃ الحمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان عین الشریعة ہی عین الحقیقة إذا الشریعة لہا  
دائرتان علیا و سفلی فالعلیاء لاهل الکشف و السفلی لاهل  
الفکر فلما فتنش اهل الفكر علی ما قال اهل الکشف فلم

۶۶۔ الیواقیت و الحواہر، الفصل الرابع، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱/۲۶

۶۷۔ الیواقیت و الحواہر، الفصل الرابع، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱/۲۶، ۲۷



يَجِدُوهُ فِي دَائِرَةِ فِكْرِهِمْ قَالُوا هَذَا خَارِجٌ عَنِ الشَّرِيعَةِ فَأَهْلُ  
الْفِكْرِ يَنْكُرُونَ عَلَى أَهْلِ الْكَشْفِ وَأَهْلُ الْكَشْفِ لَا يَنْكُرُونَ  
عَلَى أَهْلِ الْفِكْرِ مَنْ كَانَ ذَا كَشْفٍ وَفِكْرٍ فَهُوَ حَكِيمُ الزَّمَانِ  
فَكَمَا أَنَّ عُلُومَ أَهْلِ الْكَشْفِ فَهْمًا مُتَلَازِمًا وَلَكِنْ لَمَّا كَانَ  
الْجَامِعُ بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ عَزِيزًا فَفَرَّقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ بَيْنَهُمَا (٦٨)  
یقین جان کہ شریعت ہی کا چشمہ حقیقت کا چشمہ ہے اس لئے کہ شریعت  
کے دو دائرے ہیں ایک اوپر اور ایک نیچے، اوپر کا دائرہ اہل کشف کے  
لئے ہے اور نیچے کا اہل فکر کے لئے۔ اہل فکر جب اہل کشف کے اقوال  
کو تلاش کرتے اور اپنے دائرہ فکر میں نہیں پاتے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ  
قول شریعت سے باہر ہے، تو اہل فکر اہل کشف پر مقترض ہوتے ہیں مگر  
اہل کشف اہل فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو کشف و فکر دونوں رکھتا ہے وہ  
اپنے وقت کا حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک حصہ ہیں  
یونہی علوم اہل کشف بھی، تو وہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں اور جب  
کہ دونوں کناروں کا جامع مادر ہے، لہذا ظاہر بینوں نے شریعت و  
حقیقت کو خُدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہل ظاہر اگر علوم حقیقت کو نہ سمجھیں، عذر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دائرے  
زیریں میں ہیں، مدعی ولایت جو علم ظاہر سے منکر ہو معلوم ہو قطعاً جھوٹا کذاب فریبی کہ اگر دائرہ  
بالا تک پہنچتا تو دائرہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا، جڑ والے اگر شاخ تراشیں اصل درخت قائم  
رہے، مگر بلند شاخ تک پہنچے والے جڑ کاٹیں تو اُن کی ہڈی پبلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریفہ  
سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر اگر شریعت و حقیقت کو جدا سمجھیں، اُن کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں  
کاذب نہیں اور مدعی تہوؤف اگر انہیں جدا بتائے تو قطعاً دروغ باف و لاف زن ہے۔

**قول ۳۸:** نیز حضرت لسان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَا يَتَعَدَّى كَشْفُ الْوَلِيِّ فِي الْعُلُومِ الْإِلَهِيَةِ فَوْقَ مَا يُعْطِيهِ كِتَابُ  
نَبِيِّهِ وَوَحْيِهِ، قَالَ الْجَنِيدُ فِي هَذَا الْمَقَامِ: عَلِمْنَا هَذَا مُقَيَّدًا  
بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ الْآخَرُ: كُلُّ فَتْحٍ لَا يَشْهَدُ لَهُ الْكِتَابُ  
وَالسُّنَّةُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ فَلَا يَفْتَحُ لَوْلَى قَطْعٍ إِلَّا فِي الْفَهْمِ فِي  
الْكِتَابِ الْعَزِيزِ فَلِهَذَا قَالَ تَعَالَى "مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ  
شَيْءٍ" وَقَالَ سُبْحَانَهُ فِي الْوَاحِ مُوسَى "وَكُتِبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَابِ  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" الْآيَةُ فَلَا تَخْرُجُ عِلْمُ الْوَلِيِّ جُمْلَةً وَاحِدَةً عَنِ  
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَإِنْ خَرَجَ أَحَدٌ عَنْ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِعِلْمٍ وَلَا  
عِلْمٌ وَلَا يَلِيهِ مَعًا بَلْ إِذَا حَقَّقْتَهُ وَجَلَّتْهُ جَهْلًا (٦٩)

علوم الہیہ میں ولی کا کشف اُس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا جو اُس کے نبی  
کی وحی و کتاب عطا فرما رہی ہے اس مقام میں جنید نے فرمایا "ہمارا یہ علم  
کتاب و سنت کا مقید ہے"، اور ایک عارف نے فرمایا "جس کشف کی  
شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشی ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ  
کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں"، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہم  
نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا"، اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
تختیوں کو فرماتا ہے "ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ  
بیان لکھ دیا"، تو سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت  
سے باہر نہ جائے گا، اگر کچھ باہر جائے تو وہ علم ہو گا نہ کشف، بلکہ تحقیق  
کرے تو تجھے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھا۔



**قول ۳۹:** نیز حضرت عین الکافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم أيّدك الله إن الكرامة من الحق من اسمه "البر" فلا تكون إلا للأبرار وهي حسية ومعنوية، فالعامة ما تعرف إلا الحسية مثل الكلام على الخاطر والأخبار المغيبات الماضية والكائنة والآتية المشي على الماء واختراق الهواء وطى الأرض والاحتجاب عن الأبصار ومعنوية لا يعرفها إلا الخواص وهي أن تحفظ عليه آداب الشريعة ويوفق لإتيان مكارم الأخلاق واجتناب سفاسفها والمحافظة على أداء الواجبات مطلقاً في أوقاتها فهذا كرامات لا يدخلها مكر ولا استدراج والكرامات التي ذكرنا أن العامة تعرفها فكلها يمكن أن يدخلها المكر الخفي ثم لا بد أن تكون نتيجة عن استقامة أو نتيج استقامة وإلا فليست بكرامة والمعنوية لا يدخلها شيء مما ذكرنا فإن العلم يصحبها وقوة العلم و شرفه تعطيك أن المكر لا يدخلها فإن الحدود الشرعية لا تنصب حبالاً للمكر الإلهي فإنها عين الطريق الواضحة إلى نيل السعادة لأن العلم هو المطلوب وبه تقع المنفعة ولو لم يعمل به فإنه لا يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون فالعلماء هم الأمنون من التلبس اهـ (۷۰) باختصار

یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق سبحانہ کے نام "بر" یعنی محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابراہیم کا رہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے: محسوس ظاہری و معقول معنوی، عوام صرف کرامات محسوسہ کو

جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اڑنا، صد ہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے چھپ جانا کہ سامنے موجود ہوں اور کسی کو نظر نہ آئیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں حاصل کرنے اور بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے تمام واجبات ٹھیک ادا کرنے پر التزام رکھے، ان کرامتوں میں مکر و استدراج کو دخل نہیں اور کرامتیں جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مکر نہاں کی مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود استقامت پیدا کرے ورنہ کرامت نہ ہوگی اور کرامت معنویہ میں مکر و استدراج کی مداخلت نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا شرف خود ہی تجھے بتائے گا کہ اُن میں مکر کا دخل نہیں اس لئے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لئے مکر کا پھندا قائم نہیں کرتیں اس وجہ سے کہ شریعت سعادت پانے کا عین صاف و روشن راستہ ہے، علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نفع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہوا ہے کہ "عالم

و بے علم براہ نہیں" تو علماء ہی مکر و اشتباہ سے امان میں ہے و بس

**قول ۴۰:** حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کہ اقصاب اربعہ سے ہیں

یعنی اُن چہار میں جو تمام اقصاب میں اعلیٰ و ممتاز گئے جاتے ہیں، اول حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوم سید احمد رفاعی، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و فقہائے کرام فی الدنیا و الآخرة) فرماتے ہیں:

الشريعة هي الشجرة و الحقيقة هي الثمرة (۷۱)



شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔

درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ زرا محروم و مردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم منبع و بحر میں بیان کر آئے، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی اُمید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت کے کٹتے ہی آئے ہیں پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور کوبہ کے پھل جادو سے بنا کر اُس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت میں انہیں ثمر حقیقت جان کر خوش خوش رنگھتا ہے، جب آنکھ بند ہو گئی اُس وقت گھسے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ ان درختوں میں قریب تر مثال پان اور اس کی تیل کی ہے، خوشبو، خوش رنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مقوی دل و دماغ، مصفیٰ خون مطیب نکہت وچہ سرخروئی، باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ تیل سوکھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معاً سوکھ جائیں گے، یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت و طریقت کی ہے۔

**قول ۴۱:** عارف باللہ حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الكشف اخبار بالأمر على ما هي عليه في نفسها وهذا  
إذا حققته وجدته لا يخالف الشريعة في شيء بل هو الشريعة  
بعينها (۷۲)

یعنی، علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے اسے اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

**قول ۴۲:** نیز ولی ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جميع مصايح علماء الظاهر و الباطن قد اتفقت من نور  
الشريعة فما من قول من أقوال المجتهدين و مقلديهم لا وهو  
مؤيد بأقوال أهل الحقيقة لا شك عندنا في ذلك (۷۳)  
علمائے ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چہ راغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید نہ کرتے ہوں ہمارے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں۔

نیز فرمایا:

إمداد قلبه ﷺ لجميع قلوب علماء أمته فما اتفد مصباح  
عالم إلا عن مشكاة نور قلب رسول الله ﷺ (۷۴)  
تمام علمائے اُمت کے دلوں کو رسول اللہ ﷺ کے قلب اقدس سے مدد پہنچتی ہے تو ہر عالم کا چہ راغ حضور ہی کے نور باطن کے شمع دان سے روشن ہے۔

**قول ۴۳:** نیز ہی مفتوح ممدوح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

علم الكشف الصحيح لا يأتي قط إلا موافقاً للشريعة  
المطهرة (۷۵)  
سچا علم کشف کبھی نہیں آتا مگر شریعت مطہرہ کے موافق۔

۷۳۔ الميزان الكبرى للشعراني، فصل فی بیان استحاله خروج شیء الخ، مصطفى البابی، مصر، ۱/ ۴۵

۷۴۔ الميزان الكبرى للشعراني، فصل فی بیان استحاله خروج شیء الخ، مصطفى البابی، مصر، ۱/ ۴۵

۷۵۔ الميزان الكبرى للشعراني، فصل فان قال قائل ان احداً لا يحتاج الى ذوق الخ، مصطفى البابی، مصر، ۱/ ۱۲



**قول ۴۴:** حضرت سیدی افضل الدین اجل خلفائے سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

كَلَّ حَقِيقَةُ شَرِيعَةٍ وَ عَكْسُهُ (۷۶)

حقیقت عین شریعت ہے اور شریعت عین حقیقت۔

**قول ۴۵:** امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَقْدَرَ إِبْلِيسَ كَمَا قَالَ الْغَزَالِيُّ وَغَيْرُهُ عَلَى أَنْ يَقِيمَ لِلْمُكَاشَفِ صُورَةَ الْمَحَلِّ الَّذِي يَأْخُذُ عِلْمُهُ مِنْهُ مِنْ سَمَاءٍ أَوْ عَرْشٍ أَوْ كُرْسِيِّ أَوْ قَلَمٍ أَوْ لَوْحٍ فَرُبَّمَا ظَنَّ الْمُكَاشِفُ أَنَّ ذَلِكَ الْعِلْمَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخَذَ بِهِ فَضْلَ فَاضِلٍ فَمِنْ هُنَا أَوْجِبُوا عَلَى الْمُكَاشَفِ أَنَّهُ يَعْضُضُ مَا أَخَذَهُ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ طَرِيقٍ كَشَفَهُ عَلَى الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ قَبْلَ الْعَمَلِ بِهِ فَإِنْ وَافَقَ فُذَاكَ وَإِلَّا حَرَامٌ عَلَيْهِ الْعَمَلُ بِهِ (۷۷)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو قدرت دی ہے جیسا امام حجة الاسلام غزالی وغیرہ اکابر نے تصریح کی ہے کہ صاحب کشف آسمان، عرش، کرسی، لوح، قلم جہاں سے اپنے علوم حاصل کرتا ہے اس مکان کی ساختہ تصویر اس کے سامنے قائم کر دے (اور حقیقت میں وہ عرش کرسی لوح و قلم نہ ہوں شیطان کا دھوکہ ہوں، اب شیطان اس دھوکے کی ٹٹی سے اپنا علم شیطانی القاء کرے) اور یہ صاحب کشف سے اللہ عز و جل کی طرف سے گمان کر کے عمل کر بیٹھے خود بھی گمراہ ہوا، اوروں کو بھی گمراہ کرے، اسی لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا

۷۶۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فی بیان استحالة الخ، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱/۵۰

۷۷۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فان قال قائل ان احداً يحتاج الخ، مصطفیٰ البابی، مصر، ۱/۱۲

اُس پر عمل کرنے سے پہلے اُسے کتاب و سنت پر عرض کرے، اگر موافق ہو تو بہتر و رند اُس پر عمل حرام ہے۔

ناہینا و اتم نے شریعت کی حاجت دیکھی، شریعت کا دامن نہ تھا موتو شیطان کچے دھاگے کی لگام دے کر تمہیں گھمائے پھرے، جب توحید یث نے فرمایا:

عابد بے فقہ چکی کا گدھا (۷۸)

**قول ۴۶:** نیز امام ممدوح قدس سرہ فرماتے ہیں:

لَا تَلْحَقْ نِهَایَةَ الْوَلَايَةِ بِدَايَةِ النَّبَوَةِ أَبَدًا وَ لَوْ أَنَّ وَلِيًّا تَقَدَّمَ إِلَى الْعَيْنِ الَّتِي يَأْخُذُ مِنْهَا الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ لِاحْتِرَاقٍ وَ غَايَةِ أَمْرِ الْأَوْلِيَاءِ أَنَّهُمْ يَتَعَبَّدُونَ بِشَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَبْلَ الْفَتْحِ عَلَيْهِمْ وَ بَعْدَهُ وَ مَتَى مَا خَرَجُوا عَنْ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ هَلَكُوا وَ انْقَطَعَ عَنْهُمْ الْإِمْلَادُ فَلَا يُمْكِنُهُمْ أَنْ يَسْتَقِلُّوا بِالْأَخْذِ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَبَدًا وَ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْلِيَاءِ مُسْتَمِدُّونَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ (۷۹)

کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فیض لیتے ہیں، تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت کا یہ ہے کہ شریعت محمدی ﷺ پر عبادت بجا لاتے ہیں خواہ کشف حاصل ہوا ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعت محمدی ﷺ سے نکلیں ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی مدد قطع ہو جائے گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں کہ اللہ عز و جل سے خود با استقلال لے سکیں اور

۷۸۔ حلیۃ الأولیاء فی لابی نعیم، ترجمہ ۱۸، خالد بن معدان، دار الکتاب العربی، بیروت، ۵/۲۱۹

۷۹۔ البیواقیت و الحواضر، المبحث الثانی و الاربعون، مصطفیٰ البابی، مصر، ۲/۷۱



ہم اوپر بیان کر آئے کہ تمام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مدد لیتے ہیں۔

**قول ۴۷:** نیز ولی موصوف قدس سرہ فرماتے ہیں:

التصوّف إنما هو زبلة عمل العبد بأحكام الشريعة (۸۰)  
تصوف کیا ہے، بس احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

**قول ۴۸:** پھر فرمایا:

علم التصوّف تفرّع من عين الشريعة (۸۱)  
علم تصوف شیعہ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

**قول ۴۹:** پھر فرمایا:

من دقق النظر علم أنه لا يخرج شيء من علوم أهل الله تعالى  
عنه شريعة و كيف تخرج علومهم عن الشريعة و الشريعة  
هي و صلتهم إلى الله عزّ وجلّ في كلّ لحظة (۸۲)  
جو نظر غور کرے جان لے گا کہ علوم اولیاء سے کوئی چیز شریعت سے باہر  
نہیں اور کیونکہ ان کے علم شریعت سے باہر ہوں حالانکہ ہر لحظہ شریعت  
ہی اُن کے وصول بخدا کا ذریعہ ہے۔

**قول ۵۰:** پھر فرمایا:

قد أجمع القوم على أنه لا يصلح للتصديق في طرق الله عز  
وجلّ إلا من تبحر في علم الشريعة و علم منطوقها و  
مفهومها و خاصها و عامها و ناسخها و منسوخها و تبخّر في

۸۰۔ الطبقات الكبرى للشعراني، مقدمة الكتاب، مصطفى البابي، مصر، ۴/۱

۸۱۔ الطبقات الكبرى للشعراني، مقدمة الكتاب، مصطفى البابي، مصر، ۴/۱

۸۲۔ الطبقات الكبرى للشعراني، مقدمة الكتاب، مصطفى البابي، مصر، ۴/۱

لغة العرب حتى عرف مجازاتها و استعاراتها و غير ذلك  
فكل صوفي فقيه و لا عكس (۸۳)

تمام اولیاء کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ  
جو علم شریعت کا دریا ہوا اُس کے منطوق مفہوم خاص عام ناسخ منسوخ سے  
آگاہ ہو زبان عرب کا کمال ماہر ہو یہاں تک کہ اُس کے مجاز اور  
استعارے جانتا ہوتا ہے اور ہر فقیہ صوفی نہیں ہوتا۔

**قول ۵۱:** نیز عارف معروف قدس سرہ فرماتے ہیں:

الكشف الصحيح لا يأتي دائماً إلا موافقاً للشريعة كما هو  
مقرب بين العلماء (۸۴)

سچا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسا کہ اس فن کے علماء  
میں مقرر ہو چکا ہے۔

**قول ۵۲:** حضرت عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں:

ما يدعيه بعض المتصوّفة في زماننا إنكم معشر أهل العلم  
الظاهر تأخذون أحكامكم من الكتاب و السنة و إنا نأخذ من  
صاحبه هذا كفر لا محالة بالإجماع من وجوه الأول  
التصريح بعدم الدخول تحت أحكام الكتاب و السنة مع  
وجود شرط التكليف من العقل و البلوغ (۸۵)

وہ جو ہمارے زمانے کے بعض صوفی بننے والے ادعا کرتے ہیں کہ اے

۸۳۔ الطبقات الكبرى للشعراني، مقدمة الكتاب، مصطفى البابي، مصر، ۴/۱

۸۴۔ الميزان الكبرى، فصل فان قال قائل ان احداً يحتاج الى ذوق، مصطفى البابي، مصر، ۱۲/۱

۸۵۔ الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، الباب الاول، الفصل الثاني، مكتبة نوريه



علم والو! تم اپنے احکام کتاب و سنت سے لیتے ہو اور ہم خود صاحب قرآن سے لیتے ہیں یہ بالاجماع قطعاً جوہ کثیرہ کفر ہے ازاںجملہ یہ عقل و بلوغ شرائط تکلیف ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زیر احکام شریعت نہیں۔  
یہیں فرمایا:

إن أراد بترك العلم الظاهر عدم الاعتناء به لأن العلم الظاهر لا حاجة إليه، فقد سغه الخطاب الإلهي وسفه الأنبياء ونسب العبث والبطلان إلى إرسال الرُّسل وإنزال الكتب فلا شك في كفره أشد الكفر (۸۶) (ملفوظاً)  
اگر علم ظاہر چھوڑنے سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنا مراد لے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی طرف حاجت نہیں تو اس نے کلام الہی کو احمق بتایا اور انبیاء کو بیوقوف ٹھہرایا، رسولوں کے بھیجنے کتابوں کے اُتارنے کو عبث و باطل کی طرف نسبت کیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔

**قول ۵۳:** نیز عارف ممدوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ سمری سقطی و ابویزید بسطامی و ابوسلیمان دارانی و ذوالنون مصری و بشر حافی و ابوسعید خرازی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال کریمہ ذکر کے فرماتے ہیں:

أنظر أيها العاقل الطالب للحق إن هؤلاء عظماء مشايخ الطريقة و كبراء أرباب الحقيقة كلهم يعظمون الشريعة المحمّدية و كيف و هم ما وصلوا إلا بذلك التعظيم و السلوك على هذا المسلك المستقيم و لم ينقل عن أحد

منهم و لا غیرہم من السادة الصوفية الكاملين أنه احتقر شيئاً من أحكام الشريعة المطهرة ولا امتنع من قبوله بل كلهم مسلمون له و يبنون علومهم الباطنة على السيرة الاحمّدية فلا يغرنك ظلمات لجهال المتنسّكين الفاسدين المفسدين الضالين المضلين الزائعين عن الشرع القويم إلى صراط الجحيم خارجين عن مناهج علماء الشريعة المحمّدية مارقين عن مسالك مشايخ الطريقة لإعراضهم عن التأذّب بأداب الشريعة و تركهم الدخول في حصونها المنيعه فہم کافرون یا نکارہا مدعون الاستنارة بأنوارہا و مشايخ الطريقة قائمون بأداب الشريعة معتقدون تعظيم أحكام الله تعالى و لهذا اتحفهم الله تعالى بالكمالات القدسية و هؤلاء المغرورون بالفشار الالابسون حلة العار المنين هم مسلمون في الظاهر و إذا حققتهم فہم کفار لم یزالوا معتکفين على أصنام الأوهام مفتونين بما يلقي لهم الشيطان من الوسوس في الأفهام فالويل لهم و لم تبعهم أو حسن أمرهم فہم قطعاً طریق اللہ تعالیٰ (۸۷) (ملفوظاً)  
یعنی، اے عاقل، اے حق کے طالب! دیکھ کہ یہ عظمائے مشائخ طریقت یہ کبرائے ارباب حقیقت سب کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کر رہے اور کیوں نہ کریں کہ وہ واصل نہ ہوئے مگر اسی تعظیم اقدس سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے یا ان کے سوا اور سردارانِ اولیائے



کالمین کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ اُس نے شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی تحقیر کی یا اُس کے قبول سے باز رہا ہو بلکہ وہ سب اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محمدی ﷺ پر بنا کرتے ہیں، تو تجھے زہار دھوکا میں نہ ڈالیں حد سے گزری ہوئی باتیں اُن جاہلوں کی کہ سالک بنتے ہیں خود بگڑے اوروں کو بگاڑتے ہیں، آپ گمراہ اوروں کو گمراہ کرتے ہیں، شرع مستقیم سے کج ہو کر جہنم کی راہ چلتے ہیں، علمائے شریعت کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے خارج اس لئے کہ آداب شریعت اختیار کرنے سے رُوگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ لینے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکار شریعت کے سبب کافر ہیں اور دعوے یہ کہ اس کے انوار سے روشن ہیں، مشائخ طریقت تو آداب شریعت پر قائم ہیں احکام الہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور یہ اپنی خرافات پر مغرور یہ عار کا لباس پہنے ہوئے کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ ہمیشہ اپنے اوہام کے بھوسوں کے آگے مارے بیٹھے ہیں، شیطان جو دوسو سے اُن کے افکار میں ڈالتا ہے انہیں پر مفتون ہوئے ہیں تو خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے اور اُن کے لئے جو اُن کا پیرو ہو یا اُن کے کام کو اچھا جانے، اس لئے کہ وہ راہِ خدا کے راہزن ہیں۔ اھ ملقطاً

**قول ۵۴:** حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سردارِ سلسلہ چشتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

خارقِ عادت اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت ظاہر بود کرامت کو بند و اگر از مخالف شریعت صادر شود استدراج حفظنا اللہ

وایاکم (۸۸)

اگر اوصاف ولایت والے ولی سے خارقِ عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مخالف شریعت سے صادر ہو تو استدراج ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (ت)

**قول ۵۵:** حضرت سیدی ابو المکارم رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین

عبدالرحمن اسفرائینی خلیفہ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جوزقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لاا خلیفہ حضرت سیدی نجم الدین کبریٰ سردار سلسلہ کبرویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

ولی تا شریعت را بکمال نگیرد قدم در ولایت نتوان نہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد۔ (۸۹)

ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔ (ت)

**قول ۵۶:** حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد ماضی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اول مصلے را بر طاق نہ و برود علم آموز کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان است (۹۰)

پہلے عبادت کا مصلیٰ طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ جاہل شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔ (ت)

۸۸۔ لطائف اشرفی، لطیفہ پنجم، مکتبہ سمنانی، کراچی، ۱/۱۲۶

۸۹۔ نفحات الانس، ذکر ابی المکارم رکن الدین احمد بن محمد، از انتشارات

کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۴۴۳

۹۰۔ نفحات الانس، ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی، از انتشارات کتابفروشی،

تہران، ایران، ص ۳۲۹



یہ حکایت شریف بہت نفیس و لطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا منشاء معلوم ہو، اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ ہشتیہ ہیں، دفع وہم ہو اور آج کل کے بہت مدعیانِ ماکار کے لئے کہ مسند ولایت کو ترکہ پداری جانتے ہیں، باعث ہدایت و عبرت و فہم ہو، حضرت ممدوح سلالہ خاندان اولیائے کرام ہیں ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلہ اکابر محبوبانِ خدا، سردارانِ شریعت و طریقت و اصحابِ علم و کرامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسندِ آبائی پر جلوس فرمایا، ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والا قدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے، نہ راہِ طریقت کسی مرشدِ کامل کی تعلیم سے چلے تھے عنایتِ ازلی ہی ان کے حال شریفہ پر متوجہ تھے، حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نقشبندی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے تعلیم و تفہیم کے لئے ہرات بھیجا، یہاں خواص و عام اس جناب کی کراماتِ عالیہ دیکھ کر مرید و معتقد ہوئے اور تمام اطراف میں ان کا شہرہ ہوا، صاحبزادہ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نا کوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرت والا کو اس ملک سے باہر کریں، لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے براہِ ادب اُسے شیخ الاسلام سے پُچھ پایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حاضر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں، تھوڑی دیر بعد قاصدانِ صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انہیں کھانا کھلایا، پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس لئے آئے ہو، عرض کی: حضرت فرمائیں، فرمایا: خواجہ مودود نے تمہیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جانا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا، قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ نے یہی پیغام دے کر ہمیں بھیجا ہے، حضرت والا نے فرمایا کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اوروں کے ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودود کی، اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہِ سنجر کی رعیت تو یوں بادشاہِ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا اور اگر ولایت سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیاء اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انہیں دکھا دیں گے کہ ولایت کا کام کیا

اور کیسا ہوتا ہے؟ قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابر عظیم آیا اور ایک رات دن اُبر برسا دم بھر کونہ دم لیا، دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا: گھوڑے کو کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں۔ اصحاب نے عرض کی: ندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جاسکتا۔ فرمایا کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے، جب سوار ہو کر جنگل پہنچے ملاحظہ فرمایا کہ ایک انبوہ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے، فرمایا یہ کون لوگ ہیں، عرض کی: حضور کے مرید و محب ہیں، یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہو لئے ہیں، فرمایا: انہیں واپس کر دو تیر و تلوار تو سنجر کا کام ہے، اولیاء کے ہتھیار اور ہی ہیں، غرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیانی پر تھا، فرمایا آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاحی کریں گے، معرفتِ الہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بیخود ہو گئے، فرمایا: آنکھیں بند کر لو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر چلو، لوگوں نے ایسا ہی کیا جس نے آنکھ جلدی کھول دی، اس کا جوتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کے کھولی اُس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اُس پار پایا، قاصدوں نے یہ جو ماجرا دیکھا جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حاصلِ عرض کیا، کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور جسے شیخ الاسلام سے نظر دو چار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہو گئے اور حضرت والا کے پائے مبارک کو بوسہ دیا، حضرت ان کی پیٹھ ٹھونکتے اور فرماتے تھے: ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردانِ خدا کی فوج سلاح سے نہیں، جاؤ سوار ہوا بھی بچے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو، جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے، اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عمدہ کرنی چاہئے، حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے اجازت لیں اُن کا کام ہمارے بس کا نہیں، مریدوں نے کہا: بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوں مقرر کریں



جب اُن کے قیلولہ یعنی دوپہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ اُن کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت آپ کے ساتھ اُن کے پاس جائے اور سماع شروع کریں اور حال لائیں، اسی حالت میں کوئی حربہ اُن پر مار دیں، حضرت خواجہ نے فرمایا: ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دوپہر کو شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ کچھونا بچھائے، فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہو گا ایک کام درپیش ہے، ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا، دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انہوں نے چاہا کہ اپنا ارادہ فاسد پورا کریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحب کرامات و عاقل، مجنون نہاتھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دینے پر وہ فوراً حاضر ہوئے اور ایک نعرہ اُن مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معاً جوتیاں پگڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے، حضرت صاحبزادہ خواجگان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر پر ہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی: حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی، فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے، عرض کیا: میں نے برا کیا حضرت معاف فرمائیں، فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن ٹھہراؤ، حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آ کر گزارش کی جو حکم ہوا تھا بجا لایا اب کیا فرمان ہے، فرمایا: سجادہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے، خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے، فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنا خاندان زندہ کرو، تمہارے باپ دادا اولیاء و صاحب کرامات تھے، خواجہ مودود نے عرض کی: خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تمہارے حضرت والا مجھے مسند پر بٹھائیں، فرمایا: آگے آؤ، یہ آگے آگئے، حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: بشرط علم بشرط علم، تین

بار فرمایا، حضرت خواجہ تین روز اور حاضر خدمت رہے، قائدے لئے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ بخارا تشریف لے گئے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر چشت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبانِ خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفاس سے دولت معرفت و ربوبیت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جناب کے مرید و تربیت یافتہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین۔ (۹۱)

**قول ۵۷:** حضرت مولانا نور الدین جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

اگر صد ہزار خارق عادات برائیاں ظاہر شود چوں نہ ظاہر ایشاں موافق  
احکام شریعت ست و نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت باشد آں از  
قبیل مکر و استدراج خواہد بود نہ از مقولہ ولایت و کرامت (نفحات  
الانس، الفوال فی اثبات الکرامۃ للاولیاء از انتشارات کتابفروشی،  
تہران، ایران، ص ۲۶)

اگر لاکھ خارق عادات ظاہر ہوں جب تک ظاہر و باطن شریعت و آداب  
طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ مکر اور استدراج ہو گا ولایت و کرامت کا  
مصدق نہ ہو گا۔ (ت)

بعینہ اسی طرح ”لطائف اشرفی“، ص ۱۲۹ میں ہے، پھر دونوں کتابوں میں حضرت شیخ  
الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت کریمہ منقول قول ۳۲ ذکر  
فرمائی، قائدہ نفیسہ اسی ”نفحات الانس شریف“ میں حضرت شیخ الاسلام عبد اللہ ہروی انصاری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ حضرت شیخ احمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کر کے فرماتے تھے:



چشتیاں ہمہ چناں بودند از خلق بیباک و در باطن پاک و در معرفت و فراست چالاک ہمہ احوال ایشان با خلاص و ترک ریا بود هیچ کونہ در شرع سُستی روانداشتند ے۔ (۹۲)

تمام چشتی حضرات ایسے ہی تھے کہ مخلوق سے بے خوف، باطن میں پاک اور معرفت و فراست میں باکمال اُن کے تمام احوال اخلاص اور بے ریاپی پر مبنی تھے، اور کسی طرح بھی شریعت میں سُستی برداشت نہ کرتے۔ (ت)

اور نسخہ قدیمہ ”نہجۃ شریف“ میں کہ تین سو برس کا لکھا ہوا یوں ہے:

ہیچگونہ سُستی روانداشتند ے در شرع تا بہتادون چہ رسد (۹۳)

کسی بھی طرح شرع میں سُستی روانہ رکھتے تو کوتاہی کہاں ہوتی۔ (ت)

ہمارے چشتی بھائی حضرات چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال کریم مشاہدہ کریں کہ اصلاً شرع میں سُستی و کابلی بھی جائز نہ رکھتے نہ کہ معاذ اللہ احکام شرعیہ کو ہلکا جانا چشتی ہونے کو بندگی شرع سے پروانہ آزادی ماننا و العیاذ باللہ رب العالمین سردار سلسلہ علیہ ہشتیہ حضرت سلطان الاولیاء شیخ المشائخ محبوب الہی نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ سنئے، فرماتے:

(۱) چند چیزیں باید تا سماع مباح شود مستمع و مسموع آله سماع، مسموع یعنی کویندہ، مرد تمام باشد، کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ می شنود از یاد حق خالی نباشد و مسموع آنچہ بگویند فحش و مسخرگی نباشد و آله سماع مزامیر است چوں چنگ در باب و مثل آں می باید کہ در میان نباشد ایں چنین

۹۲۔ نفحات الانس، ذکر شیخ احمد جشتی، از انتشارات کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۴۴۳

۹۳۔ نفحات الانس، ذکر شیخ احمد جشتی، از انتشارات کتابفروشی، تہران، ایران، ص ۴۴۳

سماع حلال است۔ (۹۴)

چند چیزیں پائی جائیں تو سماع حلال ہوگا، سنانے والے تمام مرد بالغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں سنئے والے اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ ہوں، کلام فحش و مذاق سے خالی ہو اور آلات سماع سرنگی اور طبلہ وغیرہ نہ ہوں تو ایسا سماع حلال ہوگا۔ (ت)

(۲) ایک بار حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آج کل بعضے

خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا فرمایا:

نیکو نہ کردہ اندانچہ ما شروع ست ما پسندیدہ ست (۹۵)

اچھا نہ کیا جو بات شرع میں ماروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے اُن سے کہا گیا کہ تم نے یہ

کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں قوالی سنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی، حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا:

ایں جواب ہم چیز ے نیست ایں سخن در ہم معصیہا بیاید (۹۶)

یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی حلیہ ہو سکتا ہے۔

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا، آدمی شراب پیئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب

ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی، زما کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جو رہے یا بیگانی۔

(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر

وغیرہ حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا:

۹۴۔ سیر الاولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۰۲، ۵۰۱

۹۵۔ سیر الاولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۰

۹۶۔ سیر الاولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۱



من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات در میان نباشد نیکو نہ کردہ اند (۹۷)  
میں نے منع فرما دیا ہے کہ مزامیر و محرمات در میان نہ ہوں، ان لوگوں  
نے اچھا نہ کیا۔

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت  
منزلت نے اس باب نہایت شدت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا کہ  
اگر امام نماز پڑھتا ہو اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں، امام کو سہو واقع ہو، مرد سبحان  
اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں، عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اُسے اپنی  
آواز نہ چاہئے، پھر کیا کرے:

پشت دست بر کف دست زند و کف دست بر کف دست نہ زند کہ آں  
بہلوی ماند تا ایں غایت از ملائی و امثال آں پرہیز آمدہ است پس در  
سماع طریق اولیٰ کہ ازیں بابت نباشد (۹۸)  
ہاتھ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے، ہتھیلی کو ہتھیلی پر نہ مارے کیونکہ تالی ابو میں  
شمار ہوتی ہے، جب تک یہاں تک کہ آپ ابو والی چیزوں سے پرہیز  
فرماتے تو سماع میں بطریق اولیٰ ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (ت)  
شیخ مبارک فرماتے ہیں:

یعنی در منع دستک چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مزامیر بطریق  
اولیٰ منع است۔ (۹۹)  
یعنی تالی بجانے میں منع کے لئے یہ احتیاط تھی تو سماع میں مزامیر سے منع  
بطریق اولیٰ ہے۔ (ت)

۹۷۔ سیر الاولیاء باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

۹۸۔ سیر الاولیاء باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

۹۹۔ سیر الاولیاء باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

سبحان اللہ! جو بندگان خدا تالی کو ناجائز جانیں بندگان نفس اُن کے سرستار اور ڈھولک  
کی تہمت باندھیں۔

(۶) حضرت محبوب الہی کے ملفوظات کریم ”فوائد الفوائد“ کہ حضور کے مرید رشید حضرت  
میر حسن علی بخاری قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں اُن میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے:  
مزامیر حرام است (۱۰۰)

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ نے حضور کے زمانہ  
میں حضور کے حکم سے دربارہ سماع ایک رسالہ عربیہ منسّی بہ ”کشف القناع عن أصول  
السماع“ تالیف فرمایا، اس میں فرماتے ہیں:

أما سماع مشايخنا رضي الله تعالى عنهم فبرئ عن هذه  
التهمة وهو مجرد صوت القوال مع الأشعار المشعرة من  
كمال صنعة الله تعالى (۱۰۱)  
یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اس مزامیر کے  
بہتان سے پاک ہے وہ تو صرف قوال کی آواز ہے اُن اشعار کے ساتھ  
جو کمال صنعت الہی کی خبر دیتے ہیں۔

**قول ۵۸:** حضرت میر سید عبدالواحد بگلرامی قدس سرہ السامی کہ اجلہ اولیائے  
خاندان عالیشان چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرہ  
الوافی کے مرید ہیں جو صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید  
ہیں، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہان آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں:

شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتم در واقعہ دیدم کہ من وسید صبیحۃ  
اللہ برو جی معاً در مجلس اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۰۔ فوائد الفوائد

۱۰۱۔ کشف القناع عن أصول السماع



باریاب شہدیم جمعے از صحابہ کرام و اولیائے عظام حاضر اند درہما شخصے ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہائے زند و التفات تمام با و میدارند چون مجلس آخر شد از سید صبیحہ اللہ استفصار کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم با و التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی ست و باعث مزید احترام او ایں ست کہ ”سبع سنابل“ تصنیف او در جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتاد (۱۰۲)

میں مدینہ منورہ میں ایک شب ستر خواب پر لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبیحہ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت بھی موجود ہے، انہیں میں ایک صاحب ایسے ہیں جن سے حضور ﷺ لب شیریں سے تبسم آمیز گفتگو فرما رہے اور ان کی جانب توجہ خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخواست ہوئی تو میں نے سید صبیحہ اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور ﷺ کو اس درجہ التفات ہے، انہوں نے فرمایا یہ میر عبد الواحد بلگرامی ہیں اور اس عزت و کرامت کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب ”سبع سنابل“ شریف بارگاہ نبوی سے شرف قبول پا چکی ہے۔ (ت)

یہی حضرت میر قدس سرہ المیر اسی کتاب مقبول بارگاہ اقدس ”سبع سنابل شریف“ میں فرماتے ہیں:

اے صاحب تحقیق علمائے راہ دین کہ درہما انبیاء اند سہ طائفہ مستند اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ (۱۰۳)

اے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جو دین کے راستوں پر چلتے ہیں کہ ورہ انبیاء ہیں ان کے تین گروہ ہیں، اول محمد شین، دوم فقہاء، سوم صوفیاء۔ (ت)

دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب وارثان انبیاء کرام ہیں، علیہم

الصلوٰۃ والسلام والثناء

**قول ۵۹:** یہی حضرت میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ”سبع سنابل شریف“ میں فرماتے ہیں:

شریعت محمدی و دین احمدی را ہے ست سلیم و جادہ ایست مستقیم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم با چندیں ہزار افواج امت از اولیاء و اصفیاء و شہداء و صدیقان بران جادہ رفتہ و آزا از خار و خاشاک شکوک و شبہات پاک رفتہ اعلام و منازل آں معین و مبین کردہ از ہر قدمے نشانے باز دادہ ہر منزلی نزلے نہادہ و رفع قطاع الطریق را بدرقہ ہمت بہر ای فرستادہ اگر مہو سے مبتدع بطریقے دیگر دعوت کند باید کہ قول او مسموع نہ دارند و اہل بدعت و ضلالت طائفہ باشند کہ خود را در لباس اسلام بہ تلبیس پیدا آرند و عقائد فاسدہ خویش در باطن پوشیدہ دارند ایں جماعت اند اعدائے دین و اخوان الخیاطین و چوں بنور علم علمائے دین و مشائخ اسلام ظلمات بدعت ایشان مکشوف میگردد ناچار علمائے شریعت را دشمن چندارند علمائے ربانی کہ نجوم سپہر اسلام اند مردم را از شر ایں شیاطین الانس محفوظ میدارند و انفس نورانی ایشان بمہابہ شہب ثواقب پیوستہ ایں مسترقان (یعنی درزدان) شریعت از ہر جانبے میرانند و برجم و قذف پراگندہ میگرددانند (۱۰۴)

شریعت محمدی و دین احمدی و راہ سلیم و جادہ مستقیم ہے جس پر خاتم الانبیاء



علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیۃ اپنی امت کے ہزار ہا اولیاء و اصفیاء اور صدیقین و شہداء کے جلو میں گامزن رہے اور اسے ہر قسم کے خس و خاشاک اور شکوک و شبہات سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل متعین و روشن فرمادیئے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور منزل منزل بنیات اور رہزنوں سے حفاظت کے لئے جگہ جگہ رہنمائی کرنے والے مقرر ہیں اور اولیائے کرام و صوفیائے عظام کے مسلک قدیم کے برخلاف کوئی اور راہ دکھاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہئے بلکہ حمایت و نصرت حق کی نیت سے اس کی تردید و تخلیظ کو بمحملہ فرائض دینیہ سمجھنا چاہئے، اہل بدعت و ضلالت وہی تو ہیں جو زارو فریب وہی لباس اسلام پہن کر (عوام اہل اسلام میں) آتے اور اپنے عقائد فاسدہ کو پوشیدہ رکھتے ہیں، یہی لوگ اعدائے دین و اخوان الہیاطین ہیں اور چونکہ علمائے دین و مشائخ اسلام کے علم کے نور سے اُن کی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں لامحالہ یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمان اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو ان شیاطین الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہاب ثاقب کی مانند ہمیشہ اُن دین کے لیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور اُن پر لعنت و رذ کے پتھر مار مار کر دُروراتے ہیں رہتے ہیں۔ (ت)

اس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شیاطین کہا جاتا تھا، الحمد للہ کہ اولیائے کرام کی زبان درفشان سے اللہ عزوجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنان دین ہیں اور ہزار ہزار حمد اس کے وجہ کریم کو، یہ کلمات عالیات بارگاہ رسالت میں معروض ہو کر مسجل بہر قبول ہوئے، واللہ الحمد

**قول ۶۰:** یہی سید جلیل عارف جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں: چند شرائطی دان کہ بے آں شرائط اصلاً پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر مسلک صحیح داشته باشد، دوم آنکہ پیر در ادائے حق شریعت قاصد و متہادون نباشد، سوم آنکہ پیر را عقائد درست بود موافق مذہب سنت و جماعت پیری و مریدی بے ایں سہ شرائط اصلاً درست نیست (۱۰۵)

پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر پیری مریدی صحیح نہیں، ان شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ پیر مسلک صحیح رکھتا ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ پیر حقوق شرعیہ ادا کرے، اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب اہلسنت و جماعت کے مطابق ہوں، یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہرگز صحیح نہیں ہو سکتی (یعنی اتباع احکام شریعت میں سست اور کابل نہ ہوں)۔ (ت)

پھر شرط اول کی تفصیل ارشاد فرما کر شرط دوم کے متعلق فرمایا:

شرط دوم پیر آنست کہ عالم و عامل باشد بر جملہ عبادات و در ادائے احکام قاصد و متہادون نبود و اگر بر انواع عبادات عالم نبود و عامل نتواند شد، و از حد شرع بیفتد پس پیری را نشاید زیرا کہ ہر کہ از مقام حقیقت بیفتد بر طریقت قرار گیرد، ہر کہ از طریقت بیفتد گمراہ کرد و گمراہ پیری را نشاید اما درویشے کہ مرجع خلأق بود او را احتیاط در جزئیات شریعت فرض لازم ست باید کہ یک دقیقہ از دقائق شرع از وفوت نشود کہ وسیلہ گمراہی مریدان ست بجهت آنکہ کوہند کہ پیر ما ایں چنین کار کردہ است پس اوضال و مصلح گردد (۱۰۶)



پیری کی دوسری شرط کی توضیح ہے کہ پیر کو عامل با عمل ہونا ضروری ہے، شریعت کی مقررہ فرمودہ عبادات و احکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے، اب اگر کوئی شخص عبادات (فرائض و واجبات، سنن و مستحبات، محرمات و مکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حد شریعت سے گرجائے گا، اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا، اس لئے جو شخص مقام حقیقت سے گرتا ہے وہ طریقت پر رُک جاتا ہے، اور جو طریقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے، اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں، پھر جو درویش کہ مرجع خلائق ہو اُس پر شریعت کے احکام جزئیہ کی احتیاط فرض و لازم ہو جاتی ہے، لہذا اُس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب و مستحبات سے بھی کسی ادب و مستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے اور مریدین اُسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ گمراہ کن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا:

مرید کہ پیر را بایں ہر سہ شرائط موصوف یا بد بیعت با او کند کہ جائز و مستحسن است و اگر در پیر ازیں ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او جائز نہ باشد و اگر کسے از سبب نادانی با و بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگردد (۱۰۷)

غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع پائے تو اب اس کے ہاتھ بیعت کرے کہ جائز و مستحسن ہے اور اگر پیر میں ان شرطوں میں سے

کوئی ایک شرط بھی نہ پائے جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں، بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توڑ دینا واجب ہے۔ (ت)

### خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا

یہ بظاہر اگرچہ ساٹھ قول ہیں مگر حقیقت چالیس اولیائے کرام کے اسی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر کلام میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد امر چہارم میں اور امام مالک اور امام شافعی کے اقوال امر ششم میں اور سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی مابلسی کا زیر قول ۱۴، ایک ولی کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا ہمعین قول ۳۸، علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، علامہ مابلسی کا زیر قول ۵۲، حضرت خواجہ مودود کا قول ہمعین قول ۵۶، شیخ الاسلام ہرودی کا ایک قول اور حضرت سلطان الاولیاء محبوب الہی کے چچہ اور حضرت شیخ محمد بن مبارک، مرید شیخ العالم فرید الحق والدین بگھنگر و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵۷، اور حضرت میر عبد الواحد کے دو قول زیر قول ۶۰، یہ بیس شمار میں آئے۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆